سوال

(329) رکوع میں مل جانے سے رکعت مل جاتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رکعت رکوع میں مل جانے سے مل جائے گی۔ یا نہیں۔ کیونکہ رکوع میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صف کے بارہ رکوع کی صورت بنا کر نماز کے باہر صف سے مل گئے۔ تو اس حرص پر اللہ کے رسول ﷺ نے دعا فرمائی۔ کہ اللہ تمہاری حرص کو زیادہ کرے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس روایت مدرک رکوع کا مدرک رکعت ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ نہ عبارۃ النص سے نہ اشارۃ النص سے اور نہ دلالۃ النص سے اور نہ اقتضاء النص سے صرف صحابی کی نیک نیتی کے لئے دعا ہے۔ ج3 نمبر 22

شرفیہ

ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے استدلال غلط ہے۔ اس لئے کہ اول تو اس کو اس فعل سے منع کر دیا۔ کہ تم آئندہ ایسا نہ کرنا۔ پھر جو ایسا کرے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کا نافرمان ہے۔ دوم اسی حدیث میں ہے۔ کہ حضور ﷺ نے اس کو حکم دیا۔ کہ جو فرض یا رکن تم سے رہ گیا ہے اس کو پورا کرو۔ فرمایا۔

"زادک اللہ حرصا ولا تعد صل ما ادرکت واق ما سبق اخرجہ البخاري في جزالقراءة خلب الامام ص 47"

نوٹ۔ اس کی پوری پوری تحقیق کےلئے حضرت مولانا ظفر عالم میرٹھی کا قابل قدر رسالہ رکوع کی رکعت ملاحظہ فرمایئے۔ ''محمد داؤد راز)

دیگر! راجح یہ ہے کہ مدرک رکوع کی رکعت نہیں۔ کیونکہ جن اصحاب کے نزدیک فاتحہ خلف الامام فرض ہے۔ ان کے نزدیک دو رکن فوت ہوتے ہیں۔ 1۔ فاتحہ 2۔ قیام۔ اور جن علماء کے نزدیک قراءت فاتحہ فرض نہیں۔ ان کے نزدیک ایک رکن قیام فوت ہوا ایک رکن کا فوت ہونا بھی موجب عدم تمام ہے۔ اس کے علاوہ مدرک رکعت سمجھنے کی کوئی دلیل نہیں۔ جن میں سے ان دو یا ایک رکن سے بے اعتنائی کی جائے۔ واللہ اعلم۔ 26 مئی 1933ء)

تعاقب

آپ سے مسئلہ رکوع کا دریافت کیا گیا تھا۔ کہ جب کوئی آدمی رکوع میں ایام کے ساتھ شامل ہوجائے۔ اس کی رکعت ہوجاتی ہے یا نہیں؟ مسئلہ قرآن مجید یا حدیث سے ثابت کر کے جواب تحریر فرمایئں بلکہ اپنے اہل حدیث میں شائع کردیں۔ آپ نے اخبار اہل حدیث مورخہ 26۔5۔33ء کے ص13 پر سوال درج کر کے جواب تحریر فرمایا جو تسلی بخش نہیں ہے۔ آپ نے اس مسئلہ کے متعلق قرآن مجید یا حدیث کا تو زکر تک نہیں کیا صرف قیاس سے ہی کام لیا ہے۔ جو قرآن مجید یا حدیث کے سامنے کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ اب گزارش ہے کہ آپ اس مسئلہ کو قرآن مجید یا حدیث سے ثابت کر کے اخبار میں دوبارہ شائع کردیں۔ اور ایک پرچہ میرے نام بھی روانہ کرادیں تاکہ تسلی ہوجائے۔ مولوی صاحب نہایت ادب سے گزارش کرتا ہوں۔ جب تک میں شک میں رہوں گا اور جو گناہ مجھ پر عائد ہوگا۔ اس کے زمہ دار آپ ہوں گے۔ (تاج الدین راجپوت سکنہ حافظ آباد)

جواب۔ اسی جواب کو بصورت دیگر لکھا جاتا ہے۔

چونکہ بحکم۔ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ٢٣٨ سورة البقرة

قیام فرض ہے۔ اور "بحکم لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب" (الحدیث) قرات فاتحہ ضروری ہے۔ اور رکوع کی حالت میں دونوں چیزیں یسر نہیں ہوتیں۔ قائل کے پاس کوئی آیت یا حدیث ایسی ہو۔ جس سے استثناء جائز ہوسکے۔ تو ہم بخوشی اس کو سننے کو تیار ہیں۔ (26مئی 1933)

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مدرک رکوع کی رکعت ہوتی ہے یا نہیں۔ استدلال مستدل ابو ہریرہ کی ان دو روایتوں سے ہے۔

"من فاتتہ قراءۃ القران فقد فات خیر اکثیر اواذا جئتم الی الصلوۃ ونحن سجود فاسجدوہ ولا تعدوھا شیا ومن ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ"

سو مستدل کا استدلال ان دونوں روایتوں سے صحیح ہے یا نہیں بینوا توجروا؟

الجواب۔ مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب" (متفق علیہ)

اور جزء القراۃ للامام البخاری میں ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

"ان ادرکت القوم رکوعا لم تعتد بتلک الرکعۃ"

''یعنی اگر تم قوم کو رکوع میں پاؤ۔ تو اس رکعت کو شمار نہ کرو۔'' حافظ ابن حجر لکھتے ہیں۔

"ہذا ہو المعروف عن ابی ہریرۃ موقوفا واما المرفوع فلا اصل لہ"

یعنی یہ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفا معروف ہے لیکن یہ روایت مرفوعا بے اصل ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دونوں روایت مذکورہ سے استدلال صحیح نہیں ہے اس لئے ان دونوں روایتوں میں رکعت ہونے نہ ہونے کا زکر نہیں ہے بلکہ مسکوت عنہ ہے۔ پس ان دونوں روایتوں کو ان روایات کی طرف پھیرنا چاہیے جن میں صراحتا مذکور ہے کہ وہ رکعت نہیں ہوتی ہے۔ علاوہ بریں حدیث میں من ادرک رکعۃ الخ میں رکعت سے رکوع مراد لینا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ معنی مجازی ہے۔ اور لفظ کا معنی مجازی مرادلینا بلا قرینہ کے جائز نہیں اور اس حدیث میں کوئی قرینہ نہیں ہے۔ اور ساتھ اس کے یہ حدیث ضعیف بھی ہے۔ (کتبہ عبد الرحمٰن گورکھپوری عفا اللہ عنہ۔ سید محمد نزیر حسین دہلوی۔ (فتاویٰ نزیریہ جلد اول ص286)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01ص531

محدث فتویٰ